سالانہ مع محصول بمبئی تین روپے — ششماہی مع محصول بمبئی ایک روپیہ بارہ آنہ

جلد ۵ | بمبئی یوم دوشنبہ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۰۰ء | نمبر ۴۷

مقدمۃ الجیش

مرغوب دل عاشقانہ کلام

ایک مختصر سا رسالہ مسمٰی بہ عیسوی مہر انور ابر دار لاحظہ گذرا جس میں متفرق ردیفون کی غزلیں ہیں - مولوی نور محمد صاحب انور مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی کے جن سے ہم انکو خاتمہ میں - انور صاحب کی چند غزلیں اپنا دفتر میں شائع ہو چکی ہیں وہ بھی کسیقدر کم و بیشی کیساتھ اسمین لیلی گئی ہیں اونکی ریویو کی تو ضرورت ہی نہیں - کیونکہ وہ ٹکسالی کلام ہے - باقی ہیں اور غزلیں وہ بھی فصیح ہیں - بعض بعض غزلون میں مصنف نے خوب جودت طبع کا ثبوت دیا ہے - لکھائی اچھی - کاغذ اعلا چھپائی معمولی - مطبع حمیدی کا چھپا ہوا - قیمت ۲ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ذکریا مسجد بمبئی کے پتہ سے طلب کرو -

گورنمنٹ اور دوالہ

پارلیمنٹ ابھی تو قائم ہو چکا تھا مگر اب پھر اسکا کھلنا ملنے والا ہے - اس بدقسمتی اکہاڑی کی نسبت وہان کے لوگون کو طرح طرح کے شکوک پیدا ہو گئے - ان لوگون کا خیال ہے کہ جنگ ٹرانسوال کے خرچ اور چینی جنگ کے مصارف نے گورنمنٹ انگلستان کے خزانون کی تہ توڑ دی اسکی اپنی جمع پونجی بھی اوڑا دی - اور ادھر ادھر کا روپیہ بھی اوڑا دیا - لاکھون روپیہ کا قرض سر چڑھ گیا - اب پھر اسنے قرضہ لینے کا منصوبہ گانٹھا ہے مگر اب دیکھا کون انگلینڈ کے بینک تو پہلے پر ہاتھ بھی نہیں دھرنے دینگے وہ بار ہا اسکو قرض دیچکے ہین وہ بھگت سے تو پکڑ کر کو کام چلے - اب دیکھئے کس سے معاملہ ہوتا ہے - معاملہ کس سے ہوگا اور ہماری گورنمنٹ کو ایسی ضرورت ہی کیا پڑی ہو کوئی نہ دیگا تو پھر خزانہ ہی کا دوالا نکلیگا بجز ...

پکڑ کر چھوڑ دیا

نامعقول فوج اپنی شرارتون سے باز نہیں آتے - لارڈ رابرٹس بہادر تو اسوجہ سے سخت کارروائی کرتے ہوئے ہین کہ اونکی صاحبزادی کی حالت نازک ہو گئی ہے اور اونکو بیحد اندیشہ ہے کہ کہین ان نامعقولون کی جسے نظر پڑ جائے اونکی طبیعت صاحبزادی کیطرف متوجہ ہے فوج ایسے بدتہذیب ہین کہ لارڈ رابرٹس بہادر کی صاحبزادی کی علالت کا بھی لحاظ نہیں کرتے - وہ ظالم پہر بھی کارروائیان کرنے لگے جناب سرجیمس ہائیسٹر کو ... نے مار دیا تو اونکو تعذیب کی کوئی بات ہی نہیں اس ہفتہ مین بھی کیپ کے قریب ہماری چھاپہ مارا - ہماری بہادر فوج اگر ... پولیس نہ ہو جاتی تو سخت نقصان کر جاتے ... کروارزم کے قریب بھی جا پہنچے وہان ہمارے سامان رسد کا ایک ایک دانہ لیگئے - اور فوج کا جو لطف محافظ کی ہی کا بھی

جو دینا وہی اُگلوا لینا

ہماری سرکار بہادر جو سرحدی وحشیوں کو ہر سال وظیفہ کی رقم دیا کرتی ہے اوسکی نسبت بعض انگریزی جرنل یہ خیال کرتے ہوں گے در اصل اونکا یہی خیال بیجا ہے۔ گورنمنٹ کسی کو گرہ سے ایک کوڑی بھی نہیں دیتی اور اگر کوئی ایسا ہی مشکل کام آ پڑے کہ جو بغیر دینے کے پورا نہیں ہو سکتا تو اوس وقت تو منہ مانگی رقم دے ڈالتی ہے لیکن وہ بوٹی بکرے والے کی تاک میں لگی رہتی ہے کہ جہاں ہاتھ لگ جانے پہ اگر پورا اجارہ ہاتھ لگ سکا تو وہ تین بوٹیاں تو ضرور زیادہ نوچ لیتی ہے۔ چنانچہ سرحدی وحشیوں کیساتھ اسکا یہی برتاؤ ہے ان بے ہنریوں کو جو ہر مہینے میں معقول رقم دیجاتی ہے وہ بالفعل تو ہمارے خزانے سے نکلتی ہے مگر حقیقت وہ کہیں جاتی نہیں بلکہ سرحدی وحشیوں کے گھروں میں جاکے وہ انڈے بچے دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انسے کوئی قصور سرزد ہو جاتا ہے تو ہماری بہادر گورنمنٹ جرمانہ کی سزا تجویز کرتی ہے۔ گویا اپنا دیا دلایا سال تمام کا کوڑی کوڑی اگلوا لیتی ہے۔ چنانچہ آجکل اسنے بہت روپیہ کی طلب کی ہے وزیری گروہ کے لوگوں کو اکٹھا کرکے سنا دیا گیا کہ سرکار بہادر نے اپنی عالی ہمتی سے جو تمہاری تنخواہیں مقرر کردی ہیں بیقین کہ تم اوس قائم رکھو گے اپنے فرقوں کو شرارت سے روکتے رہو گے۔ مگر تمنے کوئی کارروائی آجتک ایسی نہ کی جس سے وہ لوگ رکے ہوں بلکہ اس سال کئی مدرسین چھاپہ مار کر انہوں نے مار ڈالے جانیں بھی ضائع کیں۔ مال بھی اڑا لیگئے لہٰذا تم لوگوں پر ایک لاکھ روپیہ کا جرمانہ کیا جاتا ہے جو رقم نہ دے سکے۔ اگر تم ... جرگوں نے کہا کہ ہم تمہیں رقم نہیں دے سکتے۔ گورنمنٹ کیطرف سے ارشاد ہوا ہے

شہنشاہ جرمن پر کلہاڑی

خدا جانے آجکل شاہان یورپ پر کیا آفت ٹوٹ پڑی ہے شریر حملہ آور انکی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ اس کام کے لئے ظالموں نے ایک مستقل کمیٹی قائم کر لی ہو جسنے یہہ منصوبہ گانٹھ لیا ہے کہ تمام دنیا میں سے بادشاہوں کا خون کریں گے۔ ان ظالموں نے یہانتک بھی سوچ لیا ہے کہ اگر خالص بادشاہ ہمارے ہتھے نہ چڑہیں گے تو اون کے حقداروں پر ہی ہاتھ صاف کرکے اپنا دل ٹھنڈا کریں گے۔ شاہ اٹلی کو تو وہ ہڑپ کر ہی چلے۔ شاہ آسٹریا کو داؤں میں تھے وہ ہتھے پر نہ چڑھے تو اونکی بیگم ہی پر بہت پھیری کر دی۔ شہنشاہ ایران پر بھی حملہ کر ڈالا۔ حملہ تو ایسا تھا کہ کام تمام ہی ہو جاتا مگر خدا نے بال بال بچا لیا۔ اسکے بعد وہ پریسیڈنٹ فرانس کی تاک میں لگے مگر وہاں بھی دال نہ گلی۔ زار روس کو بھی اڑنگے میں لینے کی تجویز کی تھی اور کی بھی ایسی معقول کہ اگر ذرا بھی خبر نہ ہوتی تو حاجیا روس ہندوستان کے کسی قبرستان میں جگہ ہی پاتے مگر قسمت اچھی تھی کہ مفسدوں کا تمام منصوبہ ادھ کچرا گیا۔ حال میں شہنشاہ جرمن پر حملہ کیا گیا ہے اگرچہ وہ حملہ نہایت معمولی ہے۔ اور ایک عورت ڈنگا ... لیکن سازش ایسی گہری پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۰ نومبر کو شہنشاہ جرمن کھلی گاڑی میں بیٹھے ہوا خوری کو جاتے تھے۔ ایک عورت نے اپنے مکان کی کھڑکی میں سے ایک موٹی سی کلہاڑی پھینک ماری۔ کلہاڑی اگرچہ شاہ پر بامد پھینکی گئی لیکن وہ گاڑی کے پچھلے حصہ پر پڑی سامنے یہ نہ سمجھا کہ گھوڑے تیز قدمی کیساتھ چلتے ہیں۔ کلہاڑی کے پہنچتے پہنچتے گاڑی کچھ آگے نکل جائیگی وہ عورت گرفتار ہو گئی ڈاکٹر اسکو

مسلمانوں نے بھی جھرجھری لی

چین کے بلوؤں سے خاص ہو کر جن کا تعلق سنا گیا تھا اور واقعی ایجاد بھی یہ اونہی شریر لفنگوں کی تھی وہی لوگ لڑے مرے تھے۔ وہاں کے مسلمانوں کو اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر اب روسی فوج جو عام طور پر زیادتیاں کیں اس سے ان لوگوں کے دل میں بھی حرارت پیدا ہوگئی۔ اب تک انگریزی اخبارات وہاں کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے تھے اور انکی سنجیدگی کی تعریف کرتے تھے کہ انہوں نے ابتک ہاتھ پاؤں نہیں ہلائے۔ اگر یہ بھی بلوائیوں کے شریک ہوجاتے تو غضب ہی ہو جاتا۔ مگر اب تک تو غضب نازل نہیں ہوا تھا مگر اب ہوئے بغیر نہیں رہیگا۔ کیونکہ ابھی سنا گیا ہے کہ کانسو کے مسلمانوں نے علم بغاوت کھڑا کر دیا۔ اگر یہہ سچ ہے تو واقعی ایسا چینی جنگ رنگ بگڑ جائیگی۔ یہ روسی فوج کی بہادرانہ کارروائیاں بھی خوب سننے میں آیا کریں گی۔ چینی مسلمان بھی اگرچہ چپٹی ناک والے ہیں مگر انکی بہت چینی نہیں ہے جیسا کہ انگریزی اخبار خوف ظاہر کرتے تھے۔ اور ایک دفعہ یہ بھی سنا گیا تھا کہ بعض سلطنتوں نے حضور سلطان المعظم سے یہہ درخواست کی تھی کہ آپ اپنے طور پر ان مسلمانوں کو فہمائش کردیں کہ وہ چینی معاملات میں ٹانگ نہ اڑائیں۔ وہ لوگ بیچارے خود ہی خاموش بیٹھے تھے مگر روسی فوج کی زیادتیوں نے خاصا اونکو اپنے ہموطنوں کے بدلے لینے پر آمادہ کر دیا۔ ابھی تو صرف ایک ہی مقام کے مسلمان برانگیختہ ہوئے ہیں لیکن بہت جلد کل مسلمانوں کی آتش غضب بھڑک جانیکا اندیشہ ہے جس بغاوت کی اکثر خبریں بھی معلوم ہوتی ہے کہ دل میں جیسے شہزادہ ... اور دیگر ... دیوانی تلتے ہیں۔

امیر صاحب کا پیچ و تاب

کابل میں ایک نئی شورش پھیل رہی ہے اب دیکھئے امیر صاحب کیا شگوفہ چھوڑتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے سے باہر ہونے اور ہاتھ پاؤں پھیلانے کی خوبی [illegible] رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آجکل ملکی معاملات پر وہ حد سے زیادہ غور کی نگاہ ڈالتے ہیں۔ اور جس قدر وہ اور شرارتیں کرتے ہیں اسیقدر اپنے پڑوسیوں کو زیادہ بدگمان کرتے جاتے ہیں۔

ہماری پارلیمنٹ کے ممبر کبھی بڑی ڈالتے تو اپنی قوم کو ملکی معاملات کی پیچیدگیوں سے واقف کرنے کیلئے لکچربازی کرتے ہیں مگر امیر صاحب میں یہ عادت نہیں۔ وہ تو بس بیٹھے بیٹھے میں ایک آدھ خواب ملکی معاملات کے متعلق دیکھ لیتے ہیں۔ اور اسکو عام طور پر مشتہر کرتے ہیں۔ اس میں ہی انکی بہت بڑی پولیٹکل چال ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر پارلیمنٹوں کیطرح یہ بھی زبان چلایا کریں اور زمانہ کی حالت پر غور کرکے اپنے ملک پہ [illegible] سے لوگوں کو مطلع کرتے رہا کریں۔ تو وحشی لوگ ان کو دیوانہ سمجھ لیں۔ اور انکے خیالات کو مجذوبانہ بڑ سمجھ کے یوں ہی اڑا دیا کریں۔ ذرا بھی خیال نہ کریں۔ امیر صاحب چونکہ اپنے مقاصد کو خواب کے پیرایہ میں بیان کرتے ہیں۔ اس وجہ سے سننے والوں کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے اعتقاد میں خواب محض خیال ہی نہیں۔ جو تجربے مشاہدہ سے اور نیز خواب کے نتائج ثابت ہو چکے ہیں اسلئے ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان کبھی مسلمان سے اپنا خواب بیان کرے۔ اور وہ تھوڑی دیر کے لئے خاموش نہ ہو جائے۔

ہم خود لڑیں گے

پہلے تو ہم یہی سمجھا کرتے تھے کہ ڈچوں کی مردانگی اسیوقت تک ہے جبتک کہ ان کے اعلیٰ افسر زندہ ہیں۔ یہی دولت [illegible] آفرین مرحبا وغیرہ کہکے انکو جوش دلاتے ہیں اور میدان میں اڑا دیتے ہیں جب یہی نہ رہیں گے تو وہ لڑیں گے کسکے بل پر۔ اسیوجہ سے ہمکو اپنی بہادر فوج کی اس غفلت اور کاہلی پر افسوس ہوا کرتا تھا کہ وہ کمبخت نامراد تو ہمارے بڑے بڑے افسروں کو پکڑ لیجاتے ہیں۔ اور ہاتھ سے نخچیر ہیں تو میدان ہی میں انکا قیمہ کر جائیں مگر ہماری فوج انکے اعلیٰ افسروں پر کیوں حملہ نہیں کرتی۔ تاکہ وحشی فوجوں کی ہمت خود ہی ٹوٹ جائے۔ مگر اب معلوم ہوا کہ یہ ہماری فوج کی غفلت نہ تھی بلکہ عین ہوشیاری تھی۔ وہ اگر افسروں ہی کی تاک میں لگی رہتی اور انہی کے لئے منہ کھولے بیٹھی رہتی تو اوسکا نقصان زیادہ ہوتا۔ اور اگر افسر بیچارے پکڑ بھی جاتے تو کوئی ایسا فائدہ نہ نکلتا۔ کہ جس سے اس نقصان کا معاوضہ ہو جاتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ کمبخت فوج جو خود وحشی ہیں غیر مہذب ہیں اسلئے ان میں جنگ کا ذاتی مادہ ہے۔ وہ اسباب کی پروا نہیں کرتے کہ اگر کوئی افسر ہوگا تب ہی ہم لڑیں گے انکی لڑائی تو بے تکی ہے اور ان کے لئے کسی افسر کی ضرورت نہیں۔ یوں افسروں کا پکڑنا ہی بیکار ہے چنانچہ اس ہفتہ انہوں نے صاف طور پر اعلان کر دیا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم مسٹر کروگر یا مسٹر سٹین ہی کے بل پر لڑتے ہیں۔ یہ ہوں تو واہ واہ نہوں تو واہ واہ۔ گولا نکلا ہوا اسلئے ذرا تجربہ کرکے ہماری جانبازی کو اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں کہ ہم کس کس طرح اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ انکو کچھ ضرورت نہیں ہم

بڈھے ہب پہ جھاڑ گی

تعجب کی بات ہے کہ ہمارا منہ تو سرکار بہادر نے اسی طرح بند کر دیا کہ جس طرح سوڈا واٹر کی بوتل کے منہ پر کاگ اڑا کر تار سے باندھ دیتے ہیں کہ حباب تک نکلنے نہ پائے ایسے ہی بیچارے دیسی اخباروں کی خبر بند ہی کر دی ہے کہ یہ ایک فقرہ بھی آزادانہ لکھنے پائیں خیر جی ہم تو بڑوں کی جان کو صبر کرکے ہو بیٹھے۔ ہر حال میں ہمکو اپنی سرکار کی فرمانبرداری منظور ہے لیکن ہمیں تو اسپر غصہ آتا ہے کہ اپنی قوم کا ہم کیوں نہیں [illegible] خود اسکی [illegible] دل جلے اور آزاد منش موجود ہیں کہ جب اس کی چھپاڑ کرنے پر آتے ہیں تو کچھ دور آنچ کی بھی نہیں اوٹھا رکھتے۔ حال میں ہی ایک مضمون انگلستان کے ایک مشہور علمی رسالہ فورٹ نائٹلی میں مسٹر ڈبلیو ایس لیلی صاحب نے شائع کیا ہے۔ جس میں کھلم کھلا برٹش کی موجودہ طاقت اور طرز سلطنت کی چھپاڑ اور [illegible] ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ انگلستان کو اول درجہ کی تہذیب شائستگی کا دعویٰ ہے۔ مگر ایمان کی تو یہ ہے کہ نہ اسمیں [illegible] نہ خلاف اچھے ہے۔ نہ آداب سلطنت کا مادہ ہے۔ برٹش گورنمنٹ کو اپنی فوج پر بڑا ناز ہے مگر وہ بالکل بھونڈا ہے [illegible] ناز کے اور سخت افسوس کرنا چاہیے کہ فوجی اخراجات حد سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اور فوج میں جنگ کی قابلیت کم سے کم ہی پیدا ہوئی۔ برٹش سلطنت کو اپنی [illegible] پر بڑا اطمینان ہے لیکن غور سے دیکھا جائے تو وہ حکومت نہیں کرتے بلکہ حکم کھیلتے ہیں۔ پارلیمنٹ والے [illegible] بھگتے ہیں۔ کہ ہر ممبر دوسرے ممبر کی بات ہی نہیں کاٹتا۔ بلکہ حسد کیوجہ سے اسکی مخبری کا تاک رہتا ہے۔ نہ ان میں خدا کا خوف رہا۔ نہ انسانی ہمدردی نہ خوش [illegible] سلطنتی انتظام کی لیاقت۔ اپنی زبان زوری [illegible]

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ جہاز ہیلوے

نام	مقام	تعداد	معرفت
حافظ عبد الرحیم حافظ عبد الرحمن صاحب	فیض آباد	[illegible]	شیخ خدا بخش حافظ عبد الرشید صاحب
عبد الرحمن ابن شمس الدین صاحب جہتم	دور (قلام)	[illegible]	
عبد الغنی ابن محمد اسمٰعیل صاحب جہتم	״	[illegible]	
شمس الدین محمد علی صاحب	״	[illegible]	منشی ہلال الدین صاحب
عبد الرحمن بن عبد الغنی صاحب	״	[illegible]	
محمد سعید نور الدین صاحب جہتم	״	[illegible]	
نیر میان ابن حسن میان صاحب جہتم	״	[illegible]	״
عبد الغفور ابن فضل الدین صاحب	״	[illegible]	״
غلام محی الدین صاحب ابن	״	[illegible]	״
عبد الرحمن صاحب جرفرسے	״	[illegible]	״
منشی ہلال الدین صاحب	کرنپورا (مدراس)	[illegible]	
منشی محمد علی صاحب	״	[illegible]	ہلال الدین صاحب
منشی نجف خان صاحب	״	[illegible]	
منشی غلام رسول صاحب	״	[illegible]	
منشی سید اسد اللہ شاہ صاحب	״	[illegible]	
حافظ مطیع اللہ خان صاحب	״	[illegible]	״
سید حسن صاحب	״	[illegible]	״
ملازمان سرکار خاص وغیرہ	״	[illegible]	״
محمد فتح اللہ خان صاحب	آمدورہ (رہتک)	[illegible]	
شیخ بدیع الزمان صاحب طالب علم	بکسر	[illegible]	
شیخ علی رضا صاحب	״	[illegible]	شیخ بدیع الزمان صاحب

آدھی منزل توطے ہوئی

نام	مقام	تعداد	معرفت
عبد الاحد صاحب	بکسر	۸ر	بدیع الزمان صاحب
محبوب میان صاحب	״	۴ر	״
شیخ محمد نصیر الدین صاحب	دانا پور	[illegible]	علی محمد ٹھیکیدار
شیخ عبد الرحیم صاحب	״	۸ر	
حسین صاحب تحصیلدار	ڈمراؤں	[illegible]	
مولوی عبد الغفار صاحب	״	[illegible]	حسین صاحب تحصیلدار
مولوی عبد الخالق صاحب	״	[illegible]	

میزان [illegible]

رقم سابقہ امانت [illegible]

میزان کل [illegible]

خدا کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری متواتر چیخ چلّہاٹ سے آدھی منزل تو طے ہو گئی جس نے پہلی کھیپ کے لیے ۵۰۰ کی رقم معین کی تھی۔ خدا کے فضل سے ۵۰۰ تو ہو گئے۔ غریب مسلمانوں کے جوش و خروش سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ پہلی منزل تو بہت جلد طے ہو جائیگی۔ اور واقعی ہو بھی جاتی لیکن بعض حضرات نے جو دو دو چار چار آنے لا کے بھائے اور یہاں اس مجبوری سے کہ اونکا اطمینان ہو جائے اخبار میں رسید دیدی اس سے لوگوں کا خیال کمزور پڑ گیا۔ دیسی لوگوں کا جوش ہی کیا دودھ کا سا ادبال ہوتا ہے ذرا سی ہوا لگی اور بیٹھ گیا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ دو چار آنے ہی میں بلا ٹلجاتی ہے تو دو چار روپیوں کو کیوں تکلیف دیجائے۔ اچھا ایک بندہ ہو

روسی فوج کی ہاتھا پائی

لوگ تو اپنے دل میں یہ سمجھتے ہوں گے کہ روس بیچارا بڑا ہی رحمدل اور بے طمع ہے۔ اوسنے اپنی فوج کو پیکن سے بلوالیا۔ اور دوسری سلطنتوں سے بھی چین کے لیے رحم کی سفارش کی اور کہدیا کہ اب میں تو قطع کیے ڈالتا ہوں تم جانو تمہارا کام۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روس کو جو لوگ وحشی اور ظالم کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے بیہودہ خیال غلط ہے۔ روسی فوج کے وحشی اور بد تہذیب بلکہ جنگلی جانور ہونے میں ذرا بھی کلام نہیں۔ روس نے چین میں ایسی ایسی کارروائیاں کر ڈالیں کہ جنکے ذکر سے کلیجہ تھرّا جاتا ہے۔ پیکن میں داخل ہوتے ہی اسنے قتل عام شروع کر دیا۔ شاہی محلات میں گھس کر جو اپنی بہادری دکھائی وہ نہایت ہی دردانگیز ہے۔ ظالم فوج نے تلوار جو سنبھالی تو بس کاٹنے سے ہی مطلب رکھا۔ مرد عورت بچہ بوڑھا۔ قوی ضعیف۔ کسیکو نہ چھوڑا۔ تخمیناً پیکن کے تمام مقتولین کی تعداد پچاس ہزار بتائی جاتی ہے۔ اور عورتوں اور بچوں کو اس فساد سے کوئی واسطہ ہی نہ تھا۔ غضب تو یہ ہے کہ اسی تعداد میں ہزاروں مرد ایسے بھی شریک ہیں کہ جنکو فساد سے ذرا بھی لگاؤ نہ تھا۔ بلکہ وہ مفسدوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کسی شخص نے بھی باوجود ہتیار پاس ہونیکے روسی مقابلہ میں ہاتھ نہیں اوٹھایا۔ بے بسی اور بیکسی کی حالت میں جان دی۔ سو ڈیڑھ سو چینی عورتوں نے اسوجہ سے خودکشی کرلی کہ اس ناپاک قوم کا ہاتھ نہ لگے۔ روسی فوج نے جب لوگوں کو اس بیرحمی سے قتل کیا تو بیرونی کا تو کیا ٹھکانا لگ سکتا ہے۔ تمام محل اور دکانیں لوٹ لیں

ہو ہو کر رہ جاتی ہے

جس وقت جب تمام دول یورپ نے اپنی فوجون کا میل بیل کی تھی تو ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ مین کا تو یورپ میں ہی جائیگا لیکن ان میں کبھی ایسا جرأت چلیگا کہ دول یورپ مین سے کسی سلطنت کی ضرور جنگ بچ جائیگی۔ دو دفعہ ایسے موقعے بھی پیش آئے کہ جیسے جرمن و فرانس کی فوجین ترشرو ہوکے ایک دوسرے پر دانت پیسنے لگین لیکن سنجیدہ مزاج افسرون نے فوراً ہی نشتر تسخیر کردی۔ ناگو دیسی ریاستون کی فوجین یا شاہی زمانے کے بہادر ہوتے تو ناک کیا تھا۔ ایک آدھ سلطنت کا قد مین خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ سچ تو یہ ہے کہ یورپ میں تہذیب اور پولیٹکل تعلیم ہی کا اثر ہے کہ جیسے نازک موقعے پر سلطنت کی فوج دوسری سلطنت کی فوج کی خوشی مد نظر رکھتی ہے۔ بات یہ ہے کہ دول یورپ کی قسمت کا ستارہ روشن اور بلند ہے جس کی وجہ سے سلطنت کے بچے بچے کو نفاست اور جہالت کا خمیازہ سوجھنے لگا ہے۔ پھر بھلا وہ ایسی حماقت کیون کرنے لگے کہ جس سے جنگ بکھیڑے کے روگ پڑے۔

حال مین بھی ہندستان ۔ [illegible] کی لڑائی کی بابت فوجون مین اسباب پر تعیش ہوگئی کہ ہر فوج نے اعلی افسر کے لئے کمانڈری چاہی جس جھک جھک اس قدر بڑھی۔ کہ اگر ذرا بھی اسٹیم اور تیز ہو جاتی۔ تو فوراً تلوارین میان سے باہر ہو جاتیں۔

لیکن ہر سلطنت کا ایک ایک گرگ گرگ نائین ہائین کرتا ہے صحیح۔ اس لئے سب کی کائین کائین فوراً ہی ختم ہو گئی۔ اور اپنے اپنے کام سے لگ گئے۔

بالکل گیا گذرا ہی سمجھ لیا

اسمین تو شک نہین کہ آجکل کے راجہ نواب ہمارے کے شو ہو رہے ہین۔ اون کی باگین گورنمنٹ کے زبردست پنجہ مین ہین۔ اور باگین بھی خار دار ہین۔ اسیر ہو رہے اور نخوت تھا سے ہی خبر چلتا پڑتا ہو شاہی زمانے کا اختیار و اقتدار اب کسی کو خواب مین نظر نہین آتا۔ اگر کوئی ذرا بھی چون چرا کرے تو پولیٹکل ایجنٹ اور سیدنت فلا جنگ کر دادن پر دم سے مع تخت زمین پر دے مارے پلٹن رسالہ کے تیر تفنگ۔ خنجر شمشیر سب دھری ہی رہ جائے۔ ذرا سی کھونٹی مروڑ دینے مین چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک کا وظیفہ زبان سے جاری ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر رئیس خواہ کیسا ہی چھلا ہو تنک مزاج ہو۔ شاہی ریاست کی بو دماغ مین کیسی ہی تیز ہو لیکے بھی تیور بگاڑ لیتا ہو۔ ملازمون کے ذرا ذرا سے قصور پر شیر کی طرح غرانے لگتا ہو غرض سب کچھ ہو لیکن پولیٹکل ایجنٹ کے سامنے تو بھیگی بلی ہی بنے رہتے ہین۔ کیونکہ گورنمنٹ کا عتاب اُن کے ذرہ ذرہ کو بھی ہلا سکتا ہے مگر اونکے عتاب کا کوئی خوف ہی نہین۔ اگر ہے تو پولیٹکل توڑ جوڑ ہے اور وہ ابھی کے قابو مین رہتا ہے انکے رئیس اونکے آگے کہان بھی نہین ہلا سکتے۔ یہ سب کچھ ہی لیکن جو آن بان والے رئیس ہین وہ ہر طرح اپنی عظمت اور خودداری قائم رہنے کا خیال ہمیشہ مد نظر رکھتے ہین۔ حضور نظام خلد اللہ ملکہ بھی آن بان کے پکے ہین۔ ایک شخص عبد الحسن خان نامی مدت سے حضور کا منہ چڑھا تھا اور اسکا دربار بھی بہت کچھ تھا۔ کئی موٹے موٹے اعزازی خطاب بھی پا چکا تھا۔ اوس کو یہ خیال ہوا کہ اب حضور نظام پر مخوری

ایسی داب بٹھانی چاہیے

جس سے وہ ہمیشہ قابو مین رہین۔ اسلئے اوسنے پولیٹکل ایجنٹ سے سازش کر لی۔ اور حضور نظام کی نسبت اودھا دھند مراسلات [illegible] تو یہ سمجھا تھا کہ جب حضور نظام کو اسکی خبر ہوگی تو وہ میری خوشامد کرینگے اور ہمیشہ میرے مزاج کی خوشنودی مد نظر رکھیں گے لیکن یہان تو کارخانہ ہی اوندھا ہو گیا۔ بقول شخصے آدمی کو چھوڑ کے ساری کر دو ٹیے وہ آدمی ہی ختم ہو گئی۔ حضور نظام نے عبد الحسن خان کو دھتکار دیا۔ اور تمام خطابات مٹی مین ملا دئے۔ پولیٹکل ایجنٹ کی حمایت بھی دھری رہگئی۔ اب یہ ایک ایک کا منہ دیکھتے پھرتے ہین اسی تیری دُم مین حیدر آبادی تقصیر۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ریزیڈنٹ بہادر کو خدا ہی سمجھ بیٹھے تھے جبھی تو اونھون نے حضور نظام کی کچھ پروا نہ کی۔ اخبار سوچ پڑھنے کے لیے بھی کھو دل مین [illegible] شتاب اوڑانے لگے۔ یہ نہ سمجھا کہ رئیس آخر رئیس ہی ہے۔ اگر جڑ بنیاد سے نہین اُٹھ سکتا تو جگہ سے تو ضرور اُٹھوا سکتا ہے۔

عبد الحسن خان اب اون مراسلات کو جو حضور نظام کی شکایت مین ریزیڈنٹ کے پاس بھیجا کرتے تھے شہد لگا کے چاٹین اور اوہی کو اپنی نیکنامی کا سرٹیفکٹ سمجھین۔ حضور نظام نے تو خطابات بھی چھین لئے۔ عہدہ بھی چھین لیا۔ [illegible] کی امید بھی خاک مین ملادی۔ سچ پوچھو۔ تو اونکا ریاست مین رہنا ہی بے شرمی ہے۔

اس لیئے اون کو مناسب ہے کہ گوشہ نشین ہو جائین۔ عجب نہین۔ حضور ریزیڈنٹ بہادر اپنی دریا دلی اور یورپین فیاضی کے جوش مین آنکے اپنی تنخواہ [illegible] حیدرآباد [illegible] وظیفہ شاہی کر دین

معرکہ آرائی

کبھی تجھ کو سیدھا نہ دیکھا رہا تیرے ہمتال میں گردم

ہمارے حلیس حلیہ علما بر بالا مولانا دوپیارہ تحبار زاد التفاتکم - آپ تو جانتے ہین مصرعہ تاتذی ما فی الضمیر مین آ دھمکا لیجیے سلام علیکم اور اپنے اندرون منزل کے بحران پیچ مین متوجہ ہوکر غور سے اُسکے سُن لیجیے کہ اسلام غریب ہو گیا - تباہ ہو گیا خراب ہو گیا - برباد ہو گیا - سنبھلو سنبھالو - نہین تو ہاتھون ہاتھ سے چل بنیت ہوتا ہے - لا حول ولا قوة - توبہ - ابھی نہین آج ہو گیا ہے کیا - جبلی سوار یا پیر تیجہ کی روح تمہارے سامنے آکھڑی ہو گئی ہے کہ آمین یا مین شامین - اولٹی سمجھ والی اوڑائے جاتے ہو چلو دفع ہو - اور اینجانب علیہ الرحمہ سے سُن لو ع نہین محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی کہ جیسے خوشنما لگتا ہے دیکھو چاند بن گہنے ؛ اسلام جس حسن وخوبی و قوت کا ہے ماشاء اللہ نظر ائے **وللاخرة خير لك من الاولى**، روز افزون ہے - ہان فعل فعل گ نے نہین البتہ کر دیا ہو شاید یہی سنا دیا ہوگا - خود کو سنبھال ورنہ دشمن اسلام کی خلافت ہاتھ لگیگی - خدا جانے آج کا دن بھی اسلام کا دشمن ہے یا اچھے دم کسی منحوس نامرد کا منہ دیکھا ہے کہ ایک آدھ آئے تو ایسا ہی لت بت ذق کرتے کرتے تعلیم نظامیہ کو لیچ کہدیا - مولانا علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے ع اہل دنیا کافران مطلق اند ہر روز و شب در زق زق و در بق بق اند - ارے وہ معترض الطبع کیا جانے کہ تعلیم کس کو کہتے ہین - اور علم کیا شے ہے - وہ تو عالم اور نہ عالم کا - این حضور نے کیا فرمایا - ایک آدھ گھونٹ فرمایئے تو اونکا نام نامی بدنامی کیا ہے - نعوذ باللہ تم بھی عجب آدمی مسخرے ہو - ان دو سے چھٹکارا ہوا - تو تیسرے آپ کود پڑے - کیا تم بھی پراگندہ کر کے مغز بھی چاٹ جاوگے نہین حضرت لاحول بھیجیے - اور اینجانب تو ہمیشہ ایسون سے پناہ مانگتا ہون - دیکھیے سُن رکھیے - گواہ رہیے - **اعوذ بالله من الشيطان وفتنة الزمان البد نام والهمراد البچھوان** - اچھا نام نہین تو نشان ہی سہی ارے وہی جو ایک تو صد قرمین پاس پایا - اور موکھتیاری کی پگڑی سر پر رکھکر القراط بننے کی امید مین کتنون سال سر شکائے گر جنت ازلی نے ایسا ڈام قول پاس کرا دیا کہ کمر بہت نیچے سے ٹوٹی کی ٹوٹی رہ گئی - بس تم تو جانتے ہو کہ جو احاطہ سندول سے باہر ہو جاتا ہے بچھو کی طرح اپنا نیش چلاتا ہی رہتا ہے - آخر شا پڑھے یا سیدھا - اور وہ تو اپنے کو سیدھا ہی سمجھتا ہے - اور پھر کیا پانچوین سوار فن مین نام رہا تو بائین ہاتھ کا کھیل - ہان صاحب - تو کیا ہاکہ عام لوگون کو دکھلانے کیلئے کچھ اوپر دون ہی سا ایک جھک کرتا ہے - اور بعضون کی تقریر کو گپ کہدیتا ہے کہ جس سے عام بزاعقلہ اور چل پڑا نہین - ہان ہان مین نے تو خوب سمجھا - ارے تو یہ آپ کس نے کا ذکر کیا او سپر تو لوگ نفرین کرتے ہین - اگرچہ وہ گتا ہی اپنے منہ میان مٹھو بنا کرے - دور کرو - ایک - دو - تین - پانچ - سات - ....

اور تجھسے ایسون کے نام اسلام دور ہی لیجیے ع مردم مدرسہ راخوب شناسد یغما بس رخصت!

الواقـــم

جی مین آتا ہے لگا دین آگ میخانہ کو ہم

بقلـــم

ع - ق - نور وحدت - جہاڈنی دانا پور

خیال یار

یہہ کس نے مین منہ مین جگا دیا مجکو
ابھی تو خواب مین آنکھ لگا لگا ئی ہوئی

بلاکشان فرقت رنج والم کے صدمے اٹھائے ہوئے جب برستے ہوئے بادلون کیطرح چشم گریان سے اشک خونین کی جھڑی لگا دیتے ہین تو خیال یار سے زیادہ اون کے لیئے کوئی دوسر اتسلی دہ نہین ہوتا - پیارا خیال یار دماغ مین چکر کھاتا ہوا جب تڑپتے ہوئے دل کی تسکین کرتا ہے تو او نہین آنکھون مین جو انتظار یار مین اپنے آغوش تمنا کو کھولے ہوئے ٹکٹکی لگائے رہتی ہین ایک قسم کی غنودگی سی طاری ہو جاتی ہے یہ غنودگی نیند سے مبدل ہو کے کچھ عرصہ کے لئے او سے وہ کچھ سماں دکھا دیتی ہے جو اپنی تمام عمر مین اوسنے خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا اور جسے کہ وہ اپنی زندگی بھر بھول نہین سکتی آہ اے خیال یار تجھ مین کس چمن کا گل - کس پھول کی بو - کس شجر کا ثمر اور کس شخص کی یاد ہے - جو عاشق کو لقلق ہی رکھتا ہے اور پھر تڑپا بھی دیتا ہے - یہ متضاد صفت تجھ ہی میں ہے اور تو کسی چیز مین نہین دیکھی گئی - کمبخت ادر ہجران نصیب عاشق خواب ہی مین سہی معشوق کی زیارت نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہے - اوسے دیدار محبوب سے زیادہ

کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی مگر جب تقدیر ہی برائی کرے قسمت ہی سو جائے اور عین مزے میں سوتے سے اچانک اور بلا وجہ جاگ اوٹھے تو بجز اسکے کیا ہو سکتا ہے کہ سے یہ کس نے عین مزے میں جگا دیا ہمکو - ابھی تو خواب میں آنکھ لگنے لگائے ہوئے - فراق یار میں تارے گن گن کے سو جانیوالی آنکھیں خواب میں جب دیدار یار سے بہرہ مند ہوتی ہیں تو دل میں عجیب قسم کا جوش مسرت موجزن ہوتا ہے خصوصاً اوسوقت جب محبوب بھی پاس ہو - قدم قدم پر آنکھیں بچھائی جاتی ہیں اور ہاتھ پاؤں بھی چومے جاتے ہیں دل پر ارمانوں آرزوؤں مرادوں اور تمناؤں کا ہجوم ہوتا ہے - گذری ہوئی باتیں فسانوں کیطرح بیان کیجاتیں اور اپنا درد دل قصوں کے پیرایہ میں کہا جاتا ہے اور غم والم کی کہانیاں سننے کے بعد جب شربتی نگاہیں دلربا اداؤں کا اظہار کرنے لگتی ہیں تو بیساختہ زبان سے نکل جاتا ہے کہ سے حسن کے حال غم دل ناز سے منہ پھیر لیا - نہیں معلوم ہنسی آئی کہ رقت آئی جب منتوں خوشامدوں چاپلوسیوں اور بہت سے قسموں کے بعد شرم کے برقع کو اتار کا ارادہ اور حجاب کے نقاب الٹنے کا قصد ہوتا ہے جس سے عاشق کے دل کو بے انتہا خوشی حاصل ہوتی ہے وہ اپنے ارمان بر آتے ہوئے دیکھکے جامہ میں پہولے نہیں سماتا اور سکتہ کے حالات ایک حیرت میں ڈال دیتے ہیں اور بھی حیرت میں ڈال دیتے ہیں اور بھی حیرت اور استعجاب کا عالم اوسکی بیداری کا باعث ہو جاتا ہے جس سے وہ جھنجھلا کے کہہ اوٹھتا ہے کہ سے یہ کسنے عین مزے میں جگا دیا ہمکو ابھی تو خواب میں آنکھ لگائے ہوئے - اور واقعی جھنجھلانے کی بات ہی ہے - ہجران نصیب فراق زدہ عاشق کا سچے پہل لئے دلدار سے ہمکنار ہونے پر خلل انداز ہونا کسقدر قیامت کی بات ہے کیا اس قیامت پر بیچارہ عاشق جھنجھلا بھی نہیں - لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ سب خیال یار کی عنایتیں نہیں نہ دل میں خیال یار ہوتا نہ خواب میں زیارت جانان کی نوبت آتی - یہی کیا کہیں اسی خیال یار ہی کی وجہ سے دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار - جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی - اور اگر یہ نہ ہوتا تو ہم تو اسے ہمیشہ کے لئے رخصت کر دیتے لیکن انتہا ان مصائب پر بھی اس سے ہم یہی کہیں گے کہ اے خیال یار! تو اسیطرح دل میں اپنا گھر بنائے رکھ اور ہمیشہ کبھی ادھر کبھی اودھر دل کو تسلی دیتا اور کبھی تڑپاتا رہ اور ہائے اوسوقت تک کہ جب تک عاشق کا وصال نہ ہو جائے -

اے ناکامان ازل تم کو اپنے مردہ آرزوؤں اور بیجان حسرتوں کی قسم ہے سچ بتا دو کہ تمہیں ہمارا فیصلہ منظور ہے یا نہیں اور اگر اس اہم امر میں تمہاری عقل کچھ کام نہ دے تو گورغریباں میں چلے جاؤ اور گذری ہوئی ان سے جنکی حسرتناک زبان حال سے کہہ رہی ہیں کہ سے ہزاروں حسرتیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے - بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے - خود اس مسئلہ کو دریافت کر لو - دیکھو کیا کہتے ہیں - آہ سوا اس کے اور کچھ کہہ ہی نہ سکیں گے

اے ہم آغوشان لحد! سچ بتاؤ کہ ہمارا ہی فیصلہ ٹھیک ہے یا نہیں ہائے صرف ہجران نصیب ہی نہیں بلکہ وہ لوگ بھی جنہوں نے اپنی کمبخت محبت کے سبب احباب و اغیار سے صدہا اور انکی برداشت کی ہیں جا بجا محبوب کی بیجا مہربانیاں بے نیازیاں اور کیا کیا ہوں ... وہ بھی بعض وقت اگر جھنجھلا کے پڑ ... ہیں تو بیجا ... ہم کو وفا دار عشق دار الغضب کا مزا ... بندہ پرور آپ کی بس آگئی یاد [illegible] ہے - ہائے چاہے کچھ نہ ہو مگر یادگاری اور خیال ضرور ہو - عمر بھر محبوب کی زیارت کو ترسا کریں دیدار یار عنقا کا حقیقی ہمائے ہو جائے - پہلو میں دل دل میں ارمان ارمانوں میں حسرتیں حسرتوں میں ناکامیاں ناکامیوں میں یاس یاس میں افسردہ دلی اور ہائے ان سب کے ساتھ ہی چاہے اپنی زندگی کا بھی خون ہو جائے مگر پیارا خیال یار ہم سے نہ جدا ہو - ہر چند دل دل میں خون خون میں حدت حدت میں ہوست اور ان سب کے ساتھ ہی دماغ میں چاہے شعور بھی نہ رہے مگر یاد دلدار ضرور ہو - واہ رے عشق واہ رے تیرے کرشمہ واہ رے تیری منتیں اور واہ رے تیرے حوصلے - یہ سب تیری ہی بدولت ہے تو خیال یار کیوں ہٹا جس سے عاشق کو ہمیشہ تڑپتے ہی گذرتی ہے آہ خیال یار ہی ہمیشہ تڑپاتا رہتا اور دن رات رونا سے کہہ دیتا ہے مگر پھر بھی عاشق اپنی جان سے زیادہ اسے عزیز رکھتے ہیں - واہ رے خیال یار اور یاد دلدار تیری خوش نصیبوں کی قسم کہاں تک کہا جائے تو جنہیں تڑپاتا رہتا ہے وہ ہی تجھ سے ہمیشہ خوش رہتے ہیں - ہائے ایک کمبخت عاشق کی قسمت ہے جس سے معشوق جلاد جور دیدہ ... سو سو کے اور سے تڑپاتا ہے کاش تیری ہی قسمت عاشق کو بھی ہاتھ آتی مگر بہت نہیں تو تھوڑی ہی دن کیلئے -

مشتاق از عشق ... منصور گر ...

درد کا بھی کہین ممکن ہے دوا ہو جانا

لطـــــــــم

بہین اور اکر گئی گریبان کی پہچان
جب تک کہ ہاتھ دامن جاناں سے دور ہے

(... کہین وہی پی - ی)

غائب کی تلاش

ایک لڑکا مسمی محمد حنیف ولد علی بخش - پچہرا اون ضلع مراد آباد کا رہنے والا عرصہ ہو ماہ سے بغیر اپنے والدین کی اطلاع کے بمبئی چلا آیا ہے (حلیہ) پیشانی ذرا چوڑی ہے - بہوین بڑی بڑی ہین اور دونون ملی ہوئی ہین - غائب ہونے کے زمانہ مین سر پر بڑے بڑے بال بہی تہے - ڈاڑھی بہی کچھ کچھ نکل آئی ہے - مونچہین خاصی بڑی ہین - کانون کی رسی کی رگ گردن سے پیوستہ ہے - دانت برابر جڑے ہین - دونو ہونٹ بہی موٹے موٹے ہین عمر ۱۸ سال کی ہے - قد درمیانہ ہے - بدن چھریرا ہے - جن صاحب کو اوسکا پتہ لگے - براے مہربانی دفتر پنچ بہادر یا دواخانہ حکیم سید احمد علی واقع نل بازار مین پہونچا دین - اور اگر وہ ساتھ نہ آسکے تو اوسکے قیام سے اطلاع دین - کہ اپنا آدمی بہیجکر اوسکو بلوا لیا جائے - جو صاحب اوس کو مقامات مذکورہ مین پہونچا دینگے یا اوس کی ٹھیک خبر دینگے اون کو اس محنت کا معاوضہ بھی معقول دیا جائیگا جس کی تعداد کم از کم پانچ روپیہ ہے -

اطلاع

المشتہر
ابو العلائی حکیم سید واجد علی صاحب مراد آبادی
بمبئی - نل بازار - قریب مسجد -

حیرت کا رقتی نوحہ

سرپیٹ کے حیرت نے کہا بادل نالان ... اے مرشد شیطان

آئے وہ آخرے مرنے پہ سب لگ ہین خندان ... اور ہم ہین پریشان
سرپیٹ کے

پرہت سے آئی ہین چلے مطلب کے مضمون ... کرتی نہین ہم جون
عیسائی بنانا ہی کرئی اور کوئی حیران ... ہم سخت ہین حیران
سرپیٹ کے

مرنے پہ ترے گدی پہ بیٹھا جو مین آکر ... دہلی کے اکابر
وجال لگے کہنے مجھے ملکے سخندان ... اور ہا کے طوفان
سرپیٹ کے

بتلائے کیون ہو آگ لگی تجہ کو نہین ... غصہ سے دہن مین
دراصل ہون حیران ہرن مگر گنتی مین انسان ... اس شہر کے نادان
سرپیٹ کے

اوستاد ہوئی طفلی مین مجھ کو نہ پڑہایا ... اور مفت مین نہلا
تا عمر پڑہا کی عربی ہی کو میزان ... غلطیدن غلطان
سرپیٹ کے

کچھ فکر بہلا پہر حکم کی تعمیل کرون مین ... تفسیر لکھون مین
واقف نہین اس فن سے ہین ایسے طفلان ... جاہل ہین جو حیوان
سرپیٹ کے

الـــــــــم

تمہاری پیدائش اور کرن
وہی آپکا - حیرت - باقی خیریت آیندہ عرض کرون گا

لطـــــــــم

میان حیرت کے چچا جان ... بنٹر بہیکا رقیامت گا
(دوسرا ہاتہو)

آخری نوٹ .. منجانب کفن کہسوٹ - حیرت

جملہ ناظرین پنچ کیخدمت فیضدرجت مین نہایت ادب سے گذارش ہے کہ رقتی نوحہ پر نظر عنایت فرما کر چھوٹے چھوٹے بچے کو یاد کرا دین تاکہ وہ ہر روز ایک مصنوعی محفل آراستہ کر کے میرے حال زار پر ہائے واسئے کیا کرین اور ثواب اسکا پیر نابالغ کی ارواح پر کو بخشدیا کرین بعد از فعلین رسائی ہوگا - اور اب کچھ علماء دین نے رسا مشین کی شانین زبان درازی اور بیباکی نہ کرون گا - اگر کرون تو میری ناک جڑ سے پنچ بہادر کی ٹوٹی جوتی لیکر کٹوا لیجئے .... راقم وہی اوپر والے .... مرزا حیرت تاریخ یوم سن یکبارگی ندارد کیا بتاؤ جو یہان وہی رہان ....

اڑا اڑا دھرم

پنچ بہادر - پنچ گل گلزار پنچ عاشقون کے ہرس کنار پنچ معشوقون کی محبت بیار پنچ پنچیون کی سرپرست کا پنچ گرڈ مارننگ گوڈ ایوننگ اینڈ گوڈ نائٹ پنیون پیش کرتا ہون اگر بجا ہے اجابت - بعید شوخ بعید از راہ آشنائی نیست - اڑا اڑا دھرم خیر باشد دیکہنا کہین برج خانہ کا پہاڑ تو نہین گرا یا قلعہ پیکن کی فصیل پر کشش گرون نے تو نہین ڈہائی - یا قسطنطنیہ مین جشن جوبلی سلطان ترکی کی سلامی توپ سر نہین ہو گئی ارے واہ کیا - رسائی ہے - کب برج خانہ کا پہاڑ گرا کب کا قلعہ پیکن فتح ہوا کب جشن جوبلی ہوا اور آج آواز آئی - مین کہا جشن جوبلی ہو گیا - اور نینی تال مین مجہر بھی نہ ہین بیٹہا یا - واہ - اوسروز کا لا کہان ہیز جو ملازمان گورنمنٹ کیطرف سے دعوت اور مجلس میلاد شریف ہوئی وہ اسی تقریب مین - لیکن کوئی تشریح نہ ہوئی اسکا سبب اگر دریافت کرو - تو الف لیلا کا قصہ حاسد محسود دیکہو ورنہ وہان تو بڑا سامان تہا - لیکن تنگ حوصلہ اور پست ہمتین ایسی غالب آئین کہ سرکار صاحب نے چپ چاپ پگڑی باندھ لی آپ نے بہاندلون کا قول نہین سنا دنیا لینا خاک نہین گانا سننا حرام - ارے میان ذرا سنتا - اڑا اڑا دھرم - بہئی آج یہ کیسے آواز آئی ہے خدا خیر کرے - ارے میان نبی جان کے خلاف مہر لگائی گئے سروس ٹکٹ پکڑا گیا واہ اوس کو بہی عرصہ ہوا تحقیقات ہوا ہی - نہین نہین - کیا -

برچہ دونکا اتفاق پہر ٹوٹا - چہچہا رہا وار ہا جرم اب
بچہا بر کائی کی آواز ہے - سپاہیون کی مقدمہ
کیواسطے مارشل کورٹ کا کمرہ کہاں ہاں ہاں ذرا گھنٹو
تو بہی اوسکا نتیجہ کیا ہوا - سنا ہی دعلن کہی ہون
وہ سنو ہوشیار ہو جاؤ - تمہاری چہرہ مائی جی گہر
مین باکہین گئی ہین - واہ عجب نامعقول ہو میان ہم
سنتے ہین بابد مالی جی میان صاحب کہین ڈر
کے مارے بہاگو اور چہپکے گہاگرہ نہ ملے ۹ بجکے
کیوقت مین انسپکٹر صاحب نے سپاہی بارک
کیطرف بلوایونکو بہاگتے ہوئے دیکہا آپ بہی اون
کے عقب دوڑے اور سپاہی لبین کے کنارہ
سے جمعدار اور حولدار کو آواز دی کہ ان لوگون کو
پکڑلو - مگر خبر نشہ تہوڑے عرصہ مین جمعدار
آئے اور فالنگ کا بگل دیا گیا سب سپاہی بارک
پر حاضر تہے کیسے جو شہ داشان لڑائی کا بہی نہ
پایا گیا سا بازار کا انتظام ہو گیا صبح کو جا بجا کچہریان
بکنے لگین جو چاندو خانہ کی غیب سے زیادہ صداقت
پر بہر نہ تہین - عین فتح پر بلیو بیبا کی جوبلی کے روز
جب کہ روشنی نے بہار چکائی تہی کہ دو شرابی بہی
آپس مین لڑے اور غل شور پڑ گیا کہ سپاہی آج
پہر آگئے پہر کیسی روشنی کیسا تماشا ایک بہاگڑ
پڑ گئی - لیکن ہمارے ہلاک بہادرون نے جب
تک خاص بجث کی محفوظ جگہ نہ پہونچ گئے پیچہا
پہر کر نہ دیکہا سارہ نینی تال درہم برہم ہو گیا واہ
رے ہماری بہادری شام کے ۷ بجے ہین اور
ہزارون آدمیون کا ہجوم ہے اور جا بجا پکٹ
لگا ہوا ہے اور پہر بہی یہ نامردی اس سے قبل شام
کے ۷ بجے سے دوکانین بند ہو جاتی تہین لیکن
نے اس جا رو گیر کو رفع کیا - مارشل کمنٹ اور کورٹ
آف انکوائری کی بابت جو افواہین اوڑائی گئین وہ
بہی مدک خانہ کی بہنبہناہٹ سے زیادہ وقار

رکہتی تہین آخر الامر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر
نینی تال کے اجلاس سے جمعدار اور حولدار اور
۳ سپاہی جن کی ڈیوٹی اوس وقت گارڈ کی تہی
حسب دفعہ ۱۸۸ کے مجرم قرار پاکر ۴ ماہ کے
واسطے جمعدار و حوالدار اور ۳ سپاہی ۳ ماہ کو
بڑے گہر کو بہیجدئے گئے - ان کا اپیل صاحب
کمشنر بہادر کے یہان سے بہی خارج ہوا اب
ہائی کورٹ مین دائر ہے سنا ہے جمعدار پانچسو
کی ضمانت پر تہا فیصلہ رہا ہے - باقی آئندہ ازالہ
اوہام کی تشریح کرونگا -

ہمارے دلکے ستانیوالے نہین ہو رہی ہین ہم سے صلاحین
کچہ آسمان اُنسے کہتا ہے وہ کہتے ہین کچہ آسمان سے

شمشیر ظرافت کے جوہر بنت العنب کے
شوہر گلزار فراست کے شمشاد پیر مغان کے
داماد ظریفون کے پشت پناہ مذاقیون کے
قبلہ گاہ دہلی والون کی ڈہال لکہنؤیون کے
گرو گہنٹال انداز محبت سے تہرا میٹر بمبئی پنچ
کے ایڈیٹر نونہال فرخ فال جناب حکیم عبد الحمید
خان صاحب زاد لطفہ -

حضرت تسلیم و تسلیم تو ..... کوسے مٹکانے
والے لال نیفے والون کو سونپا - مجرا وجرا تو
رنڈیون کو مبارک - کورنش وورنش تو خوشامدیون
منتوہ ہمہ بندگی وندگی تو کٹے ملاؤن کے
ماتہے - گڈ مارننگ وڈ مارننگ تو نئی روشنی
والے ہی تہذیب جان طوائف کی اولاد کا
حصہ - ماہدولت تو اسلام علیک کا ڈنڈا لیکر
حاضر ہوتے ہین حاضر ہوتے ہین اور دم
سے حضور کی توند شریف پر رسید کرتے

ہین کہین پیچہے سے کہ شرشرے جان جوان ......
نہ کر دینا -

اے مان آپ ہین کون ذات شریف کہی
مولوی تو نہین جو سب پردہ نشینان حجاب بیٹہے -
حضرت مولی دہلی کو توہم اکثر شکلم سمجہ کے منہ سے
ہی نہین لگاتے - ماہدولت ایک حسن پرست
عاشق مزاج شاعر ہین عشق کے نشیب و فراز
سے ماہر ہین گلشن آباد (ناسک) کے شگفتہ
شاخ گل پر ہمارا نشیمن ہے بلبل شیراز کے ہم زبان
ہین پنچ بہادر کے پرانے مضمون نگار ہین مخالفو
کے لئے تلوار ہین - آہاہ آپ ہو سے بدمدت
کے لاہوئے ہو تشریف - خوش تو ہین آپکا مزاج
قبلہ للہ الحمد ہے مزاج بخیر - دشت ناسک
کی کرتے ہین سیر یا وحشت یہ کیا سنایا کیا
کسی لیلی شمایل پر آپ کا دل آیا جو قیس عامری
سا آپنے بہی دشت پیمائی ٹہرایا - حضرت کبہی ہم
بہی جوش جنون مین بکا کرتے تہے کہ سے
دیکہنا تہا شہر مین لیلی دشت مین جھگڑے ہو جانکے
جنگل مین بسا مجنون بڑا دیوانہ تہا - مگر بڑا ابول
ہمارے کام آیا - مسکن ہمارے رہنے کا
جنگل ہین بن گیا ہے سہے وطن سے ہم
گئے ہے سے وطن گیا - ناسک جان سے پیارا ناسک
خزان کے ظالم ہاتہونسے پامال ہو گیا اس شعر
ہی کے مصداق اسکا حال ہو گیا ہے جا کی
گلزار سے صیاد پہر آیا الٹا کیا نصیب ہے ترا
بلبل شیدا الٹا - بندت طاعون پر شادمہ
بہر تہی ویران یہ یک بہنی وہ دوکان گنگا جی کے
اشنان کے لئے آدہیکے ہین ہر روز چالیس
پچاس کرت کے گہاٹ اتار دیا کرتے
ہین برہمنون کے بہت بڑے لیڈر بہاگوت
بلیدڑ ایل ایل بی جنگی لسانی سے شہر ناسک

کو مسخر کر دیا تھا اونہون نے بھی طاعون خان کے ہوٹل مین پہونچکر جام نا نوشش فرمایا اور میونسپلٹی کے اجلاس مین جاڑے مسٹر بٹو بردھن وکیل نے بھی آپ کی تائید مین تاخیر نہ کی منصف کورٹ کے ناظر جو بڑے لائق شخص تھے افسوس کر وہ بھی سمنس اور وارنٹ کے کام پر مقرر کئے گئے غریب نیز اب تو خوب گر یان پر ڈگریان نکلیں ہر روز بج رہی ہیں ارض شہر کی جان بے بلیے کے دینے پڑے گلشن آباد شہر خموشان کا نمونہ بن گیا گھر گھر آہ و بکا ہو رہا ہے بہت سے لوگون نے طاعون ملعون کی جان کو رو کر شہر کو خیر باد کہا بیچارے جھونپڑون مین گذارا کر رہے ہین۔

مراسلہ

رکب لطف - م - الف - گلشن آباد

چونچہا و دو واہ رکب صاحب واہ آپ کی طبیعت نے ہمارے منشی کو بھی جیر خشو بنا دیا شرارت کے نشان بھی اگر ہوگئی ہوتی تو تعجب نہین۔ نابدولت مضمون تاہین یا آپ کے مراسلے کی صحت کرین مجبور ہم اسکی نقل مطابق اصل کی رسم پوری نشکل ہے لکھا گیا اور نہ داد باکیا۔ آئندہ سے مہربانی کرکے اپنا مضمون کسی اور شخص سے صاف کرا کے بھیجا کیجئے۔

ضروری اعلان

میرا لڑکا مسمی عبدالرشید چونکہ بدچلن ہوگیا ہے یار لوگون کے چڑھاوے بڑھاوے مین آکے اوس نے میری ذاتی جائداد بھی بہت کچھ برباد کر ڈالی۔ مینے حق پدری ادا کرنے کیلئے اوسے ہر طرح سمجھایا لیکن جب دیکھا کہ وہ کسیطرح باز نہین آتا تو اوسے گھر سے نکال دیا۔

میری نقد و جنس اور ملکیت وغیرہ سے اب اوسے کسی قسم کا تعلق نہین رہا اس لئے مین اوس کے کسی معاملہ کا ذمہ وار نہین۔ کوئی دوکاندار میرے اعتبار پر اوس کو ہرگز کوئی چیز ادھار نہ دے اور نہ کوئی شخص اوس سے جائداد کا سودا کرے۔ کیونکہ سب جائداد میری ذاتی ہے اوس کو رہن کا اختیار نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص دھوکہ مین آکے معاملہ کریگا تو اس اعلان کی رو سے وہ بالکل ناجائز ہوگا اس معاملہ کے متعلق اگر کسی مشتری کا کچھ خرچ ہوگا تو اوسکا بھی مین ذمہ وار نہین۔

مراسلہ

عبدالکریم چرم فروش ساکن ڈہلی محلہ کالی مسجد وارد حال کلکتہ مسند رسیدی ۹۲ مورخہ ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

جناب من - وعلیکم سلام - مزاج معلی - آپ نے بہت سی غزلیات سنی ہونگی مگر ایسی کبھی نہین سنی ہوگی فورا غور کرکے چوتڑون کے بل سنئے۔

عجیب غریب غزل

تیرے کوچہ مین سر کے بل چلیدن آرزو دارم
مین اپنے دل کے مقصد تک سیدن آرزو دارم
بگلزار چو پہنچیدم - بت خونخوار دیکھیدم
دلم گفتا بگبوش بھنیدن آرزو دارم
لٹائیدم بچھائیدم - چون آن لدارنٹ کھٹ لا
بگفتا یار من بیا چکھیدن آرزو دارم
لٹائیدم زنا با الجبر پکڑیدم زبردستی
مزا کچھ چومہ چاٹی کا چکھیدن آرزو دارم
کھیدم آو رت نرساہی برم کبوتر سا
اچھلنے آنے اچکنے کم ملیدن آرزو دارم
کجا بودی ارے پچھیا بیا جلدی پکڑ لیجیم
بدہ شٹھیا کر سر پھوڑم مریدن آرزو دارم
بھگیدہ میرود تا خانہ خود گفت آن دلبر
بہ پچھم کے شود گرد گرگھیدن آرزو دارم
مثال ماہئے بے آب ترڈپم زہجر تو
تیرے تلوون سے چشمانہ ملیدن آرزو دارم
اٹھیند لومائی او دالس خلیفہ خاموشی بہتر
نا قدر سے علم و فن مریدن آرزو دارم

کیون صاحب کیا عمدہ غزل سنائی ایسی اپنے آنکھون سے سنی ہوگی نہ کانون سے دیکھی ہوگی - کیا یاد رکھوگے - ایک اور غزل اس سے بھی عمدہ ہے وہ انشاءاللہ آئندہ ہفتہ مین پیش کرونگا - فقط

المہر

سی - ایم - حسن وکیرا ایم - جوزف ازکر

ہم تبرک و ہم زینت

نمبر	نام مقامات	قسم کام	عرض انچ	طول انچ	قیمت
۱	مکہ معظمہ	طلائی	۲۲	۳۲½	عہ
۲	مدینہ منورہ	″	″	″	۱۲/
۳	مکہ معظمہ	رنگین سنہری	۱۵	۱۹½	۱۴/
۴	مدینہ منورہ	″	″	″	۱۴/
۵	مکہ معظمہ	رنگین سنہری	۱۲	۱۶	۸/
۶	مدینہ منورہ	″	″	″	۱۰/
۷	بیت المقدس	طلائی	۱۵	۱۹½	۱۰/
۸	کل مقامات کا متبرک نقشہ	″	″	۳۰	۲۶/

راقم - منشی عبدالرحمن آزاد - معرفت دفتر پنچ بہادر بمبئی

جاسوسونکی رپورٹین

بیلفاسٹ کے قریب جو تازہ جنگ ہوئی ہے اوسمین ڈچ کمانڈنٹ پرنسلو و جنرل فوری مقتول ہوئے اور جنرل گروبل مجروح ہوئے۔ ڈچون کے حقیقی نقصان بہت بڑا ہے۔

ڈچ ظاہر کرتے ہین کہ اگر پریسیڈنٹ سٹین اور جنرل ڈی ویٹ بھی گرفتار ہوگئے تو ہم ہتیار نہ ڈالینگے اور ہرگز اتباع قبول کرینگے۔

لارڈ رابرٹس کی صاحبزادی کی حالت بہت نازک ہے۔

ڈچون نے کمبرلی کے قریب وٹی پوتہ کمپ پر ایک شبخون مارا۔ مگر فوراً پسپا کردئے گئے۔ ڈچون نے وارنٹن کے قریب سامان رسد اور اوس کے محافظین پر قبضہ کیا مگر بعد مین محافظین کو چھوڑدیا۔

مقامات لچٹن برگ فلپولیس مڈلبرگ اور روسٹنبرگ پر ڈچون سے کئی مقابلہ ہوئے مگر ہمیشہ برٹش فوج ہی کامیاب رہی۔ جنرل کچنر افواج جنوبی ٹرانسوال کے کمانڈر مقرر ہوئے انکا ہیڈکوارٹر جوہانسبرگ مین رہیگا۔

کاونٹ والڈرسی رپورٹ کرتے ہین کہ روسیون نے شان ہائیکوان کے شمال مین دو ہزار باکسرون کا مقابلہ کرکے اونہین شکست دی۔ روسیون کے ۳ مقتول اور ۱۰ مجروح ہوئے۔

ہز امپیریل مجسٹی زار روس فصلی بخار مین مبتلا ہین۔

ڈچ حملہ آور بہت مستعد معلوم ہوتے ہین ڈچ قیدی برتو اقرار کرتے ہین کہ اب سے اگر شہر پر قبضہ کرنیکی امید منقطع ہوگئی ہے مگر کہتے ہین کہ ڈچون کا مصمم ارادہ ہے کہ حتی الامکان برٹش گورنمنٹ کو نقصان پہونچاتے رہین۔

لارڈ رابرٹس نے عیادت کے ایک تار کے جواب مین بیان کیا کہ میری لڑکی اب بصحت ہے۔

ٹائمس کا نامہ نگار پیکن سے رپورٹ کرتا ہے کہ تمام وزرا آخرش چین کے متعلق ایک متفقہ نوٹ کی شرائط پر راضی ہوئے یہ نوٹ شرائط صلح کی بنا ہوگی۔ اسمین یہ شرائط بھی ہین کہ (۱) شہزادون اور سرکاری عہدہ دارون کو سزائے موت دیجائے۔ (۲) پروانشیل تحقیقات ملتوی رکھی جائے۔ مصارف جنگ کے معاوضہ مین ایک معقول رقم دیجائے ایک غیر ملکی وزیر منتخب کیا جائے۔ جلسہ سنگ لی یمین اوٹھادیا جائے تاکوا و چیلی کے دوسرے قلعے زمین دوز کئے جائین۔ چین کی تجارت درآمد اسلحہ بند کیجائے۔ اور پیکن مین مستقل طور پر سفارتگاہون کیلئے گارڈز کا انتظام کیا جائے۔

لندن ٹائمز کا نامہ نگار پیکن سے رپورٹ کرتا ہے کہ چین دول متفقہ کی تمام شرائط پر راضی ہے مگر وہ اس شرط کو نہین مانتا کہ شاہزادے اور سرکاری عہدہ دار قتل کئے جائین۔

تاہنجال کو ایک فوج (جس مین اکثر جرمنی شامل ہین) پیکن کے سابق چینی محافظین پر حملہ کرنیکی غرض سے پیکن سے روانہ ہوئی یہ محافظین پیکن کے شمال مغرب مین ۴۰ میل کے فاصلہ پر مقیم ہین۔

گلاڈلینڈ سٹیمر آسٹریلیا پہونچا۔ مسٹر گرو بخیریت ہین۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گلاسگو سے طاعون بالکل نابود ہوگیا۔

بند یسمراتھ سٹیمر کا جو جہاز ضبط کیا گیا تہا وہ ہنسیانگ کورٹ کے حکم سے رہا کردیا گیا۔

پیکن مین خوف کیا جاتا ہے کہ تنگھو یانگ شانسی مین مسلمانون کو فراہم کرکے ایک بغاوت پھیلائیگا۔

ہز ہائینس نظام کے ایڈیکانگ میجر دولہ پیکن سے حیدرآباد روانہ ہوئے۔

رانسبرگ کے قریب کیپ پولیس اور ڈچون کے درمیان مقابلہ ہوا جسمین کیپ پولیس کے ۳ سپاہی اور ڈچون کے ۷ آدمی مقتول ہوئے۔

ڈی ویلیرس جو کہ نیوالیونڈ سے شہر بدر کردیا گیا تہا اب کیپ کالونی کے اضلاع ڈگلس و کیمبل مین حملے کررہا ہے۔

کل بریسلاؤ مین شہنشاہ ولیم جرمن کھلی گاڑی مین سوار ہوکر جارہے تہے اوسوقت ایک عورت نے اونکی طرف کلہاڑی پھینکی۔ کلہاڑی گاڑی پر آئی۔ مگر کسیکے زخمی نہ لگی عورت فوراً گرفتار کرلیگئی۔ ڈاکٹر کی رائے ہے کہ یہ عورت دیوانی ہے۔

پیکن مین افواہ ہے کہ کانسو کے مسلمانون نے علم بغاوت بلند کیا۔

جنوبی افریقہ کی افواج لاباری اور ہندوستانی بوہیلون کے والنٹیرون نے کل ونڈسر کیسل کے وارڈ چیمبر مین ہزمجسٹی کوئین وکٹوریہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ہزمجسٹی نے ایک اسپیچ دی جس مین اون کی عمدہ وفادارانہ خدمت کا بہت شکریہ ادا کیا۔ اور اونکے ترقی کی دعا دی۔

ٹرانسپورٹ کنٹا ٹاریٹا پیر کے روز ... ڈچ قیدیون کو لیکر کیپ ٹون سے سیلون کیطرف روانہ ہوگا۔

بریلی کا سپرنٹنڈنٹ چنگی منشی نند لال اپیل ہائی کورٹ مین تمام الزامون سے بری ہو گیا ہے۔

پولیس لکھنؤ کے ہیڈ کنسٹبل حبیب علی کو کدانا کی خانہ تلاشی کے لئے ۲ سال قید کی سزا ملی ہے۔

پچھلے سال پنجاب بابت ہند مین ۳۰۴۴۸۹ قیدی داخل ہوئے جنمین ۱۰۱۷۱ عورتین تھے۔

راجکوٹ مین حضور وائسرائے نے دیسی والیان ریاست کو قیمتی نصائح کین کہ مغربی نقل مت کرین۔

ساتوین بنگال لانسرز سیالمیر سے روانہ راولپنڈی ہوگی - منزل بمنزل کوچ ہو رہا ہے۔

ہند سے جنوبی افریقہ کی فوجون کیلئے ۵۵۰ ٹوپیان اور ۲ ہزار جوڑی بوٹ بھیجے گئے۔

نیشنل کانگریس کے لئے ابھی کوئی پریسیڈنٹ منتخب نہین ہوا - اسکی بابت دن رات انتظار۔

مسٹر سیفور پرشیار گذشتہ جمعرات کی صبح کو انتقال کر گئے۔ پانچ روز بخار مین مبتلا رہے۔ ۲۵ سالہ تھے۔ ڈاکٹران پری سپنس - گو کچھ فصول کی کوشش کچھ کام نہ آئی۔

لارڈ امتھل صاحب جدید گورنر مدراس شروع دسمبر کو لندن سے بجانب ہند روانہ ہونگے۔

سرحد ریلوے خوشحال گڑھ سے کوہاٹ تک سرکاری طور پر بنکر اسکو آگے تھل تک لیجائینگے۔

بنگلور شہر اور چھاؤنی اور میسور شہر اور ملحقات مین بدستور طاعون کا زور ہے۔

مہاراجہ صاحب میسور جنوری مین ملک برہما کی سیر کرینگے - والدہ مہارانی ریجنٹ بھی ہمراہ ہونگی۔

نظام دکن کی پولیس نئی بندوقون سے مسلح کیجائیگی - ۲۰۰۰ قرابین بندوقین گورنمنٹ انڈیا سے لینگے۔

راولپنڈی مین ایک خالصہ ہائی سکول کیلئے چندہ کا اپیل کیا گیا - ماہ دسمبر مین قائم کرینگے۔

اوٹکمنڈ مین پادری ڈیجان صاحب بیمار مین ناخوش ہین - معصوم ۱۶ سالہ ہندو لڑکی کو پھسلایا۔

خبر ہے کہ بنگال گورنمنٹ بھانگ پر محصول آبکاری کی شرح بڑھایا چاہتی ہے تاکہ رواج کم ہو۔

خبر ہے کہ گورنمنٹ عالیہ گورکھون کی فوجی پلٹنو کے بھرتی کرنیکی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

چھاؤنی پشاور مین چوریون کی افراط سے رات کو آرام کرنا حرام ہوتا ہے - اندھیر ہے۔

رنگون مین ایک کابلی تاجر کی ۹ ہزار تولہ افیون ضبط کیگئی ایکسال قید سخت ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔

میونسپلٹی سونی پت (دہلی) کی حدود مین بھی ٹیکا چیچک کا قانون ترویج کیا گیا ہے۔

دادری سے براہ سکندرآباد بلند شہر کے ایک شاخ ریلوے خورجہ تک بنانیکی تجویز ہے۔

لاہور مین سفیر صاحب کابل کیساتھ ہمدردی ہے کہ انکا ۱۶ سالہ ہونہار لخت جگر دنیائے فانی سے چل بسا۔

پٹیالہ مین درستی انتظام کی تدبیر کرنے کو مسٹر ڈوی صاحب چیف سکرٹری پنجاب تشریف لیگئے۔

اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر لکھنؤ کی یکسالہ سزائے قید اپیل مین بحال رہی - ڈیفنس کیلئے ۲ ہزار روپیہ چندہ کیا تھا۔

لارڈ ہوپٹون گورنر جنرل آسٹریلیا حیدرآباد دکن مین رزیڈنٹ کے مہمان تھے - میرٹھ مین پہنچکر بیمار پڑ گئے۔

چکدرہ مین سوات ندی کے پل کیلئے اور چک درہ گڑھی کی مرمت کے لئے ایک لاکھ اور منظور کیا گیا۔

آگرہ مین حضور لاٹ صاحب سے اکثر انگلش محاصل چنگی کی شکایتین کی گئین - آپنے خاص طور پر غور فرمانیکا وعدہ کیا۔

میسور مین کولار کی کانون سے ماہ اکتوبر مین جو سونا برآمد ہوا - اوس کی مجموعی مقدار ۱۳ ہزار ۲ سو ۹۰ اونس تھی۔

مسٹر میکاڈوال پوسٹماسٹر جنرل بمبئی نے ۲ ماہ کی رخصت لی - مسٹر ڈبلیو مکسویل بطور قائم مقام کام کرینگے۔

ہندوستان سے فوج چین کیلئے ۲۰۰ خچرون کے جوتنے کا مزید سامان روانہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۱ ر نومبر	۱۳	۷	۱۰۸
۱۲ ر ″	۹	۳	۹۸
۱۳ ر ″	۱۵	۵	۱۲۲
۱۴ ر ″	۱۲	۱۴	۱۰۷
۱۵ ر ″	۱۳	۵	۱۰۹
۱۶ ر ″	۱۵	۸	۱۰۷
۱۷ ر ″	۱۶	۱۱	۱۰۸

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا